بسم اللہ الرحمن الرحیم

انجمن احباب اہلِ سنّت

کے سلسلۂ تبلیغ

سبیلِ ہدایت

کی پہلی پیشکش

جماعت حقہ کی پہچان

بیرونی حضرات تیس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں

پتہ برائے رابطہ

ابو الکرم احمد حسین قاسم الحیدری ناظم انجمن احباب اہلِ سنّت

سہنسہ آزاد کشمیر

ھدیہ: دعائے خیر حق ممبران انجمن ھذا

تاریخ: ۲۴ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الحنان المنان والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہٖ نبی آخر الزمان وعلیٰ آلہٖ وصحبہ اصحاب الایقان والعرفان اما بعدُ آج امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام متعدد فرقوں میں بٹی ہوئی ہے۔ تقریباً ہر اسلامی ملک میں مختلف العقیدہ اشخاص پائے جاتے ہیں۔ سنّی، شیعہ، وہابی، دیوبندی، مودودی، مرزائی، پرویزی، غیر مقلدین اہلحدیث سب اپنے آپ کو برحق اور دوسروں کو گمراہ و بد دین سمجھتے ہیں اور اپنے عقیدہ وخیال پر قرآن وحدیث سے استدلال کرتے ہیں عوام المسلمین جو علوم دینیہ سے بے بہرہ ہوتے اور حق وباطل میں امتیاز کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے ہیں۔ ان اختلافی باتوں کو سن کر یا تو سب فرقوں کو ٹھیک سمجھ کر ہر دیگ کا چمچہ بن جاتے ہیں یا سب سے بیزار ہو کر بے دین ہو جاتے ہیں۔ بدیں وجہ ہم نے جماعت حقہ کی پہچان کرانے کے لئے یہ مختصر رسالہ لکھا ہے۔ اللہ کریم اسے شرف مقبولیت بخشے آمین بجاہ النبی الامین صلے اللہ علیہ وسلّم۔

پیشگوئی

نبیٔ غیب داں صلے اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا فرقوں کے ظہور سے کئی برس پہلے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ بلا تشبیہ بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹے تھے

(مشکوٰۃ ج۱ - ص ۲۸)

اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔" اور یہ بھی ارشاد فرمایا تھا " تم میں سے جو کوئی زندہ رہے گا وہ عنقریب اختلاف کثیر دیکھے گا۔" (ابن ماجہ ج۱ - ص ۷)

فرقوں کا ظہور

پھر حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کے عین مطابق اس امت میں اختلاف وافتراق ظاہر ہونا شروع ہوگیا۔ جوں جوں وقت گزرتا گیا فرقوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ آخر کار یہ تہتر فرقے پورے ہو گئے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں " سو تہتر فرقوں کے اصول دس فرقے ہیں۔ اہل سنت، خارجی، شیعہ، معتزلہ، مرجیہ، مشبہہ، جہمیہ، ضراریہ، نجاریہ اور کلابیہ۔ اہل سنت ایک فرقہ ہے، خارجیوں کے پندرہ، معتزلہ کے چھ، مرجیۂ کے بارہ، شیعہ کے بتیس اور مشبہہ کے تین فرقے ہیں، نجاریہ، ضراریہ اور کلابیہ کا ایک ایک فرقہ ہے۔ پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق یہ کل تہتر فرقے ہیں۔" (غنیۃ الطالبین ص ۱۵)

ناجی فرقہ ایک ہی ہے

جہاں سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اس امت کے تہتر فرقوں میں بٹ جانے کی خبر دی وہاں آپ نے یہ بھی فرمادیا۔

كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً۔ وہ سب فرقے دوزخی ہیں مگر ایک جماعت (جنتی ہے)

امام تورپشتی اس کی شرح میں فرماتے ہیں۔ یعنی ناجی فرقہ کے سوا سب فرقے ایسے عقائد و اعمال کے حاملین ہیں کہ وہ عقائد و اعمال اُن کے دوزخ میں داخلہ کا سبب بنیں گے پھر جن کے عقائد کفریہ ہیں اور وہ انہی پر مرے ہوں گے وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ اور جن کے عقائد کفریہ نہیں وہ مشیئتِ باری کے ماتحت ہیں، خواہ وہ اُن کو بخش دے یا اُن کو عذاب دے کر جہنم سے نکالے اور جنت میں داخل فرمائے۔ (طحطاویہ علی ردالمختار)

اشکال اب یہاں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ ہر فرقہ ناجی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ لہٰذا ہم کس فرقے کو ناجی قرار دیں گے۔ اس کا حل امام طحطاوی حنفی ان الفاظ میں پیش فرماتے ہیں۔ کسی شخص کا حق پر ہونا محض اُس کے دعویٰ اور اُس کے ناقص خیال کی بناء پر نہیں مانا جائے گا بلکہ پہلے ہم اُن ماہرینِ شریعت اور علمائے محدثین کی منقولہ روایات جمع کریں گے۔ جنہوں نے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے امور و احوال و افعال و حرکات و سکنات اور

صحابہ و مہاجرین و انصار کے احوال و حالات کے بارہ میں احادیث صحیحہ جمع کی ہیں۔ مثلاً امام بخاری اور امام مسلم وغیرھما ثقات محدثین کہ جن کی پیش کردہ روایات پر جملہ اہل شرق و غرب کا اتفاق ہے۔ پھر دیکھیں گے کہ کون سا فرقہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت و راہ پر گامزن ہے۔ تو اس کے متعلق یہ فیصلہ دیں گے۔ کہ وہ حق و صداقت کی راہ پر ہے اور یہی قاعدہ کلیہ حق و باطل میں امتیاز ظاہر کرنے کا معیار ہے اور یہی قاعدہ کلیہ سیدھی راہ پر ہونے والے اور ٹیڑھی راہ اختیار کرنے والے کے مابین فرق ثابت کرتا ہے۔" (حواشی طحطاوی علی رد المحتار)

جماعت حقہ کی پہچان

ہر مسلمان پر از روئے شرع شریف لازم ہے کہ وہ جماعتِ حقہ کو پہچاننے کی کوشش کرے۔ اور حق و صداقت کو پہچاننے کے بعد اُسے اختیار کرے۔ جو شخص حق پہچاننے کے لئے اپنی مقدور بھر سعی کرے گا۔ وہ ضرور حق کو پالے گا۔ ہاں جو اندھا بن کر گمراہی میں پڑا رہے اُس کا کیا علاج ہو سکتا ہے۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

ناجی فرقے کی علامات

شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کام صرف یہ نہیں ہوتا کہ وہ آئندہ وقوع پذیر ہونے والے واقعات سے خبر دار کر دیں۔ بلکہ اُن

کے متعلق واضح ہدایات دینا بھی اُن کے فرائض تبلیغ میں داخل ہوتا ہے۔ تاکہ امت کو پیش آمدہ واقعات میں ہدایات نصیب ہوں۔ اِسی وجہ سے حضور سرور کائنات فخر موجودات صلے اللہ علیہ وسلم نے ناجی فرقہ کی تین علامتیں بیان فرمائی ہیں۔

ناجی فرقہ کی پہلی علامت :-

ناجی فرقہ کی پہلی علامت یہ ہے کہ وہ سنّت پر قائم ہوتا ہے۔ چنانچہ جب حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ وہ سب فرقے دوزخی ہیں مگر ایک جماعت جنتی ہے"۔ تو صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ وہ ناجی جماعت کونسی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا مَا اَنَا عَلَيْهِ وَ اَصْحَابِیْ "جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں" یعنی ناجی جماعت وہ ہے جو میری اور میرے صحابہ کی راہ پر چلے گی اور دوسری حدیث شریف میں ارشاد فرمایا

• فعلیکم بما عرفتم من سنّتی وسنّۃ الخلفاء الراشدین المھدیین عضّوا علیھا بالنواجذ - سو (اختلاف کثیر کے وقت) تم میری سنّت اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدہ کی سنّت میں سے جو کچھ جانو اُسے لازم پکڑو اور اُسے مضبوطی سے تھامے رہو۔

ان ارشادات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ راہ حق پر وہی فرقہ ہے جو اہل سنت ہے۔ اللّٰھم ثبّتنا علیٰ مذھب اھل السنۃ

لہ ابن ماجہ صفحہ جلد اوّل

والجماعۃ - آمین

ناجی فرقہ کی دوسری علامت

سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ناجی فرقہ کی دوسری علامت یہ بتائی کہ وہ شروع سے آخر تک کثیر التعداد اور جم غفیر ہوگا۔ چنانچہ آپ ارشاد فرماتے ہیں۔ اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار۔ مسلمانوں کے سب سے بڑے گروہ کی پیروی کرو۔ کیونکہ جو اس سے الگ ہوگا۔ وہ دوزخ میں الگ کیا جائے گا (مشکوٰۃ ص ۳۰، ۱۲)

اور دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں "بلاشبہ میری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی۔ پس جب تم اختلاف دیکھو تو تم پر سواد اعظم کی پیروی لازم ہے"۔ (ابن ماجہ ص ۲۸۳، ۱۲)

اور تیسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں "بہتر فرقے دوزخی ہیں اور ایک فرقہ جنتی ہے اور وہ جماعت ہے" (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۸)

ملا علی القاری حنفی اس کی شرح میں فرماتے ہیں۔ "جماعت سے مراد امتِ محمدیہ کی اکثریت ہے"۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲)

اور چوتھے مقام پر ارشاد ہوتا ہے۔ "اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔ اور جو اس سے جدا ہوگا۔ وہ دوزخ میں الگ کیا جائے گا"۔ (مشکوٰۃ ص ۲۸، ۱۲)

اور ارشاد فرماتے ہیں۔ "گھاٹیوں سے بچو۔ اور

(مشکوٰۃ ص ۲۸ / ۱۲۰)

تم پر جماعت اور عامۃ الجماعۃ کی پیروی لازم ہے" اور ارشاد فرماتے ہیں "جو شخص بالشت بھر جماعت سے جدا ہوا اس نے اپنی گردن سے اسلام کی رسی اتار دی" (حواشی ابن ماجہ ص ۲۸۳)

ان سب ارشادات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ راہ حق پر وہی جماعت ہے۔ جو اہل سنت ہونے کے ساتھ اہل جماعت بھی ہے یعنی اہل سنت و جماعت ہے۔ حواشی سنن ابن ماجہ میں ارشاد فرمایا" سو یہ حدیث (فعلیکم بالسواد الاعظم) اہل سنت و جماعت کے لئے معیار عظیم ہے۔ اللہ ان کی کوشش قبول فرمائے۔ اور اس بات پر کسی دلیل کے لانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اگر تو تمام گمراہ فرقوں کی تعداد دیکھے باوجود اس کے کہ وہ بہتر فرقے ہیں تو وہ اہل سنت کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچیں گے" (حواشی سنن ابن ماجہ ص ۲۸۳)

اہل سنّت و جماعت کی وجہ تسمیہ

چونکہ جماعت اہل سنّت اوّل سے آج تک سنت پر قائم اور سواد اعظم رہی ہے۔ اس وجہ سے اس کا نام اہل سنت و جماعت پڑا ہے۔ مولانا امجد علی صاحب اعظمی فرماتے ہیں۔ "حدیث میں ہے یہ امت تہتر فرقے ہو جائے گی۔ ایک فرقہ جنتی ہوگا۔ باقی سب جہنمی۔ صحابہ

نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ وہ ناجی فرقہ کون ہے۔ فرمایا وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں یعنی سنت کے پیرو دوسری روایت میں ہے فرمایا وہ جماعت ہے یعنی مسلمانوں کا بڑا گروہ جسے سواد اعظم فرمایا اور فرمایا جو اس سے الگ ہوا وہ جہنم میں الگ ہوا۔ اسی وجہ سے اس ناجی فرقہ کا نام اہل سنت وجماعت ہوا" (بہار شریعت حصہ اول ص۵۵)

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں: "اور یہی وجہ ہے کہ ان کا نام اہل سنّت وجماعت پڑا۔ اگرچہ یہ نام حادث ہے مگر اہل سنّت کا عقیدہ قدیم ہے۔" (اشعۃ اللمعات جلد اول ص۱۴۱)

ناجی فرقہ کی تیسری علامت

نبیٔ غیب داں صلے اللہ علیہ وسلم نے ناجی فرقہ کی تیسری علامت یہ بتائی ہے۔ کہ وہ قرب قیامت تک باقی، حق پر قائم، منصور من اللہ اور اپنے مخالفین پر غالب رہے گا۔ چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ "میری اُمت کی ایک جماعت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی۔ دریں حالیکہ اس کا ساتھ چھوڑنے والا اور اس کی مخالفت کرنے والا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ حتیٰ کہ جب قیامت آئیگی

ہوگی

تو یہ جماعت اسی حال پر رہے گی اور آخر زمانے میں یہ جماعت شام کے علاقہ میں ہوگی۔" (مشکوٰۃ فی ثواب ہذہ الامۃ)

امام نووی اس کی شرح میں فرماتے ہیں "امام بخاری نے فرمایا یہاں جماعت سے مراد اہل علم کی جماعت ہے اور امام احمد بن حنبل نے فرمایا۔ اگر یہاں محدثین کی جماعت مراد نہیں تو میں نہیں جانتا کہ کون لوگ مراد ہیں۔ اور قاضی عیاض مالکی فرماتے ہیں کہ امام احمد کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ اہل سنت و جماعت اور محدثین کے پیروکار قرب قیامت تک موجود رہیں گے۔" (منہاج شرح مسلم ج ۲ ص ۱۵۱)

اور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ "میری امت کی ایک قوم عیسیٰ بن مریم کے نزول تک حق پر قائم رہے گی۔ وہ جب بھی اتریں گے۔" (تفسیر ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۲۴۹)

اور محدث ابن کثیر حدیث میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ ورأت امی انہ خرج منھا نور اضاءت لہ قصور الشام کے بارہ میں لکھتے ہیں "اس حدیث میں ولادت نبوی کے وقت نور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کو ملک شام کے ساتھ مخصوص بنانے میں یہ اشارہ مقصود ہے کہ ملک شام آپ کے دین و نبوت کا مستقر ہے۔

اور یہی وجہ ہے کہ آخری زمانے میں شام کا ملک اسلام اور مسلمانوں کی آماجگاہ بن جائے گا۔ اور عیسیٰ علیہ السلام اسی ملک میں دمشق کی مسجد کے مشرقی سفید مینارہ پر نزول فرمائیں گے اور اسی وجہ سے صحیحین کی روایت میں آیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی۔ درآں حالیکہ اس کا ساتھ چھوڑنے والا اور اس کی مخالفت کرنے والا اسے نقصان نہ پہنچائے گا۔ حتیٰ کہ جب قیامت آئے گی تو یہ جماعت اسی حال پر ہو گی اور بخاری شریف کی روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ جماعت اس وقت شام کے علاقہ میں موجود ہو گی "

اہل سنت وجماعت ناجی فرقہ ہے!

الحمد للہ ہر حق شناس شخص جانتا ہے کہ ناجی فرقہ کی یہ تینوں علامات جماعتِ حقہ اہل سنت وجماعت میں موجود ہیں اور باقی کسی فرقہ میں موجود نہیں لہذا ماننا پڑے گا۔ کہ اہل سنت وجماعت ہی ناجی اور جنتی جماعت ہے اور اس کے ناجی ہونے کی تصریح امت کے جلیل القدر علمائے کرام ومشائخ عظام نے بھی فرمائی ہے۔ چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں

شیخ عبدالحق کا ارشاد

اور ناجی فرقہ اہل سنت وجماعت

ہیں۔ اور اگر کوئی کہے یہ کیسے معلوم ہوا کہ فرقہ ناجیہ اہل سنّت وجماعت ہیں اور ان کا مسلک راہِ راست و راہِ خدا ہے اور باقی سب فرقے دوزخ کی راہ پر ہیں حالانکہ ہر فرقہ کا یہ دعویٰ ہے کہ وہی راہِ راست ہے اور اس کا مذہب حق ہے اس کا جواب یہ ہے کہ کوئی شئے صرف دعویٰ سے ثابت مانی نہیں جاتی۔ بلکہ اس دعویٰ پر دلیل ہونی چاہیئے۔ اور اہل سنت کے برحق ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اہل سنّت کا مذہب نقل درنقل چلا آرہا ہے۔ اور اس میں عقلِ محض کو کافی قرار نہیں دیا گیا ہے۔ اور اخبار متواترہ سے معلوم ہوا ہے اور روایات و احادیث میں غور کرنے سے پتہ چلا ہے کہ سلف صالحین یعنی صحابہ وتابعین اور ان کے بعد آنے والے جملہ مسلمین اسی (اہل سنت) کے اعتقاد پر اور اسی مذہب پر تھے اور مذاہب واقوال میں بدعت وخود رائی صدرِ اول گزرنے کے بعد حادث ہوئی ہے۔ اور ان نئے مذاہب پر نہ کوئی صحابی تھا نہ سلف صالحین میں سے کوئی اور بزرگ۔ بلکہ جو بزرگ اُس وقت موجود تھے۔ انہوں نے ان مذاہب سے اپنی برأت کا اظہار کیا تھا اور اگر اُن کا کوئی دوست یا ہم مجلس کوئی نیا عقیدہ نکالتا تھا تو وہ اس سے قطع تعلق کر لیتے تھے اور اس کی پوری پوری تردید فرماتے تھے۔ صحاحِ ستہ اور

دوسری وہ معتمدہ کتب احادیث جن پر اسلامی احکام کی بنیاد و مدار ہے جمع کرنے والے محدثین اسی سُنّی مسلک پر گامزن تھے اور مذاہب اربعہ کے ائمہ فقہائے کرام اور دوسرے فقہاء وائمہ جو ان کے طبقہ میں تھے۔ وہ سب اسی سنی مذہب پر قائم تھے۔ اور ائمہ اصولِ کلام اشاعرہ وماتریدیہ جنہوں نے سلف صالحین کے مذہب کی تائید فرمائی۔ اور عقلی دلائل سے اسے پختہ بنایا اور رسول اللہ کی سنّت اور اجماع سلف صالحین کو تاکید بخشی وہ بھی اسی سنّی مذہب پر گذرے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اس قدیم مسلک کا نام اہل سنت وجماعت پڑا اگرچہ یہ نام حادث ہے مگر اہل سنّت کا عقیدہ قدیم ہے۔ اور متقدمین محققین مشائخ صوفیائے کرام جو اعلیٰ درجہ کے پرہیزگار متبع شریعت، خدا یاد اور خدا ترس تھے وہ بھی اسی سنّی مذہب پر تھے۔ جیساکہ ان کی معتمد کتب مبارکہ سے یہ معلوم ہوتا ہے الحاصل سواد اعظم دینِ اسلام میں اہل سنّت وجماعت کا مذہب ہے۔ یہ بات ہر منصف شخص جانتا ہے جو تعصب اور ہٹ دھری سے دور ہے۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی الی السبیل ؏

حضرت غوث الاعظم کا ارشاد

حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں۔ "ناجی فرقہ صرف

اور صرف اہل سنت وجماعت ہے۔" (غنیۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۵۰)

امام شہاب الدین خفاجی کا ارشاد

امام شہاب الدین خفاجی فرماتے ہیں "ان سب اسلامی فرقوں میں نجات پانے والا فرقہ صرف ایک ہے اور وہ اہل سنت وجماعت ہیں۔ جو کتاب اللہ اور سنت رسول سے تمسک پکڑتے ہیں۔ جیساکہ اس حدیث (ما انا علیہ واصحابی) میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔" (نسیم الریاض ج ۱ ص ۱۵ ج ۳)

امام علی قاری کا ارشاد

ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں۔" ناجی فرقہ اہل سنت وجماعت ہیں۔ جن میں فقہائے کرام مثلاً ائمہ اربعہ امام اعظم، امام مالک، امام شافعی، اور امام احمد بن حنبل اور محدثین اور اشعری وماتریدی متکلمین گزرے ہیں کیونکہ ان کا یہ مذہب بدعت سے خالی ہے۔" (شرح شفا ج ۱ ص ۱۵ ج ۳)

امام حلبی ریحاوی کا ارشاد

شارح قصیدہ بدء الآمالی علامہ حلبی ریحاوی فرماتے ہیں "ناجی فرقہ صرف اہل سنت وجماعت ہیں۔" (نخبۃ اللآلی ص ۱۲)

امام جلال الدین سیوطی کا ارشاد

خاتمۃ المحدثین امام جلال الدین سیوطی علیہ فرماتے ہیں "ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ امام شافعی، امام مالک امام اعظم ابو حنیفہ، امام احمد بن حنبل اور باقی سب ائمہ اللہ کی جانب سے عقائد و اعمال میں حق پر تھے۔ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ امام ابو الحسن اشعری طریقت کے امام ہیں اور اس فن میں انہیں دوسروں پر فوقیت دی گئی ہے اور ہمارا عقیدہ ہے کہ صوفیائے کرام کے سردار ابو القاسم جنید بغدادی کا طریقہ علم و عمل میں سب پر فوقیت رکھتا ہے۔ سو وہ بدعت سے خالی، تدبیر و تسلیم اور ہوائے نفسانی سے بری ہونے پر دائر اور کتاب و سنت پر مبنی ہے۔" (حاشیہ ابن حاجر ص ۲۸۳)

امام احمد طحطاوی کا ارشاد

امام احمد طحطاوی حنفی فرماتے ہیں "اے جملہ مومنین تم سب پر لازم ہے کہ تم ناجی جماعت کی اتباع کرو جو اہل سنت و جماعت کے نام سے موسوم ہے۔ کیونکہ نصرت الٰہی، حفاظتِ ربانی اور توفیقِ خداوندی اس جماعت کی موافقت میں ہے اور غضب الٰہی و قہر ربانی و ناراضگی خداوندی اس جماعت کی مخالفت میں ہے۔ آج کل یہ ناجی فرقہ (اہل سنت و جماعت)

چار مذاہب فقہی پر مشتمل ہے۔ اور وہ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی ہیں اور جو اس زمانے میں ان چار مذاہب حقہ سے خارج ہوا وہ بدعتی اور دوزخی ہے۔" (حاشیہ رد المحتار)

مجدد الف ثانی کے ارشادات

سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے امام شیخ سرہندی ارشاد فرماتے ہیں۔

اے سعادت اور نیک بختی والے! انسان کے لئے ناجی فرقہ اہل سنت و جماعت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے عقائد کے موافق اپنا اعتقاد درست کرنے سے چارہ نہیں۔ تاکہ آخرت میں نجات اور کامیابی متصور ہو۔ اور بد اعتقادی کہ وہ نام ہے اہل سنت وجماعت کے عقائد کی مخالفت کا زہر قاتل ہے۔ کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کی موت اور عذاب تک پہنچاتی ہے۔ عمل میں کمی اور سستی کے معاف کئے جانے کی تو امید ہے لیکن اعتقاد میں کمی اور سستی معاف کئے جانے کی کوئی گنجائش نہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ بلاشبہ اللہ اس بات کو معاف نہیں کرے گا۔ کہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے ماسوا کو جس کے لئے چاہے گا بخشے گا۔"

اور دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں۔ "۔۔ اور وہ ایک ناجی فرقہ

(مکتوبات ج ۲ ص ۱۸۰)

اہل سنت وجماعت ہیں کہ وہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور صحابۂ کرام کی پیروی کو لازم پکڑے ہوئے ہیں۔" اور تیسری جگہ فرماتے ہیں ؎۳ "الحاصل نجات کا راستہ صرف اسی بات پر موقوف ہے کہ تمام افعال، اقوال اصول وفروع میں اہل سنت وجماعت کی پیروی کی جائے اللہ سبحانہ، انہیں کثرت نصیب کرے۔ کیونکہ صرف یہی فرقہ نجات پانے والا ہے۔ اور اس کے ماسوا جتنے فرقے ہیں وہ سب معرض زوال وہلاکت میں ہیں۔ آج کوئی اس بات کو جانے یا نہ جانے کل قیامت میں اس بات کو ہر کوئی جان لے گا مگر اس وقت کا جاننا کوئی فائدہ نہ دے گا۔"

الحمد للہ علمائے کرام اور مشائخ عظام کی ان تصریحات سے روزِ روشن سے زیادہ روشن ہوا کہ راہِ حق وصداقت پر صرف اہل سنت وجماعت ہی قائم ہیں۔ اسی عقیدہ پر جملہ سلف صالحین، صحابہ وتابعین، ائمہ مجتہدین، علمائے محدثین ومتکلمین گزرے ہیں۔ اور یہی وہ جماعت ہے۔ جسے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جنتی ہونے کی بشارت سنائی اور تا قرب قیامت اس کے حق پر قائم اور مخالفین پر غالب رہنے کی شہادت دی۔ سو ہر مسلمان پر لازم

؎۳ مکتوبات شریف ص ۵۵ ا جلد اول

(مکتوبات ج ۲ ص ۱۹۱)

ہے کہ وہ اسی جماعت حقہ کے عقائد و اعمال اپنا کر سعادت ابدی و نجات سرمدی حاصل کرے۔ اس جماعتِ ناجیہ سے کٹ جانے والا اور اسے باطل سمجھنے والا یقیناً قطعاً "جہنمی اور عذاب الٰہی کا سزاوار ہے۔ مسلمان نہ سب فرقوں کو حق جان کر ہر دیگ کا چمچہ بنیں اور نہ سب کو غلط سمجھ کر اسلام دشمنی یا الحاد پسندی اختیار کریں کہ ان دونوں باتوں میں لازماً آخروی خسارہ ہے۔ مسلمان بھائیو! حق پہچانو۔ حق کا ساتھ دو۔ حقہ جماعت کے ساتھ رہو اور بد مذہبوں سے پوری طرح کنارہ کش رہو۔ اسی میں تمہارے ایمان کی سلامتی اور دین و دنیا کی فوز و فلاح اور نیکنامی و سرخروئی مضمر ہے واللہ یھدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم ؏

کارِ ما نصیحت بُود کردیم

دور حاضر میں حقیقی سُنّی کون ہیں

آج کل دیکھا جاتا ہے کہ بد مذہب لوگ سنیت و حنفیت کا لبادہ اوڑھ کر عوام المسلمین کو غیر سنی عقائد و نظریات میں پھنسانے کا ناپاک منصوبہ بنائے ہوئے ہیں۔ اس لئے مسلمان ایسے دین چوروں سے ہوشیار رہیں۔ دور حاضر میں سنی مسلک حقہ پہ صرف وہی مسلمان قائم ہیں جو امام اہل سنت، مجدد دین و

ملت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کو اپنا امام ومقتدا مانتے ہیں۔ اور اُن کے بتائے ہوئے راستہ پر گامزن ہیں۔ امام احمد رضا خان بریلوی اپنے دور کے مجدد برحق، نائبِ غوث الاعظم جیلانی، جید عالم دین، سچے عاشق رسول نعت گو شاعر اور مسلکِ حق اہل سنت وجماعت کے سچے داعی تھے اِن کے دور میں جن دین کے لیڈروں نے سنیّت وحنفیت کا لبادہ اوڑھ کر عوام المسلمین کو گمراہ کرنے کی کوششیں کیں۔ اعلیٰحضرت نے اُن کے سب پول کھول کر رکھ دیئے۔ اور اُن کی حقیقت اور ان کے اصلی خدوخال کو بے نقاب فرمادیا۔ وہٰذا "سنی بریلوی" مسلک پر چل کر ہی آج ہم کامیاب وکامران ہوسکتے ہیں۔

اللھم ثبتنا علیٰ ھذا المذھب الحالی بمنّک العظیم یا عظیم الصفات یا کریم الذات آمین آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین صلے اللہ علیہ وسلم۔

وھذا آخر ما اردنا ایرادہ فی ھذہ الرسالۃ المبارکۃ تقبلھا اللہ تعالیٰ بمنّہ العظیم ونبیّہ الکریم صلے اللہ علیہ وسلم وانا الفقیر ابوالکرم احمد حسین قاسم الحیدری الرضوی خادم التدریس بالجامعۃ الحیدریہ فضل المدارس سہنسہ من مضافات آزاد کشمیر ۲۴ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ

جماعتِ اہلِ سنّت

حزب اللہ حقیقت میں جماعتِ اہلسنت ہے۔ خدا کی خاص رحمت میں جماعت اہلسنت ہے
نبئ پاک نے جس طائفہ کو حق پہ فرمایا۔ وہ لاثانی کرامت میں جماعت اہلسنت ہے
جماعت اہلسنت میں ہیں سارے اولیا شامل۔ فیضانِ ولایت میں جماعت اہلسنت ہے
طریقِ اہلسنت ہے رہِ اصحاب پیغمبر۔ صداقت میں ہدایت میں جماعت اہلسنت ہے
دیوبندی بھی کرتے ہیں یہ دعوی کہ ہیں سنی ہم۔ مگر سنی حقیقت میں جماعت اہلسنت ہے
وہ نورانی جماعت ہے بڑی ساری جماعتوں سے۔ جو نورانی قیادت میں جماعت اہلسنت ہے
مبارک ہو مبارک نعرۂ حق و صداقت پہ۔ اس دورِ حکومت میں جماعت اہلسنت ہے
لاثانی شرافت میں امانت میں دیانت میں۔ صداقت میں شجاعت میں جماعت اہلسنت ہے
یہ انعامِ خداوندی ملا احمد رضا خان کو۔ کہ اُن کے ظلِّ رحمت میں جماعت اہلسنت ہے
جماعتِ اہلِ سنت ہی کو کہتے ہیں سوادِ اعظم۔ فزوں ترسب سے کثرت میں جماعت اہلسنت
کہیں گے ہم خدا کے فضل سے یہ اہلِ باطل کو۔ وہ دیکھو خلدِ جنّت میں جماعت اہلسنت ہے

قاسم ساتھ دیں کیسے نہ ہم سنّی جماعت کا
کہ دینِ حق کی خدمت میں جماعت اہلسنت ہے

انجمن احباب اہلِ سنّت۔ آزاد کشمیر